سوال

یف یا موضوع (121)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ید ہے درج ذیل احادیث کے بارے میں راہنمائی فرمائیں گے، کیا یہ صحیح ہیں؟

ولم یزرنی فقد جفانی)

ارنی بعد موتی، فکأنما زارنی فی حیاتی)

ارنی بالمدینۃ محتسبا کنت لہ شفیعا شہیدا یوم القیامۃ

یہ احادیث بعض کتب میں مذکور ہیں جس کی وجہ سے اشکال اور رائے میں یہ اختلاف پیدا ہوا کہ ایک رائے ان احادیث کی تائید میں ہے اور دوسری ان کی تائید میں نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں سے پہلی حدیث کو ابن عدی اور دارقطنی نے بطریق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت کیا ہے:

(من حج ولم یزرنی فقد جفانی) (الکامل لابن عدی ... 2480: 128، 127/2)

اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔''

ث ضعیف بلکہ موضوع یعنی جھوٹی اور من گھڑت ہے، کیونکہ اس کی سند میں محمد بن نعمان بن شبل باھلی ہے، جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی بے حد ضعیف ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں طعن نعمان پر نہیں بلکہ ابن نعمان پر ہے۔ اس حدیث کو بزار نے بھی روایت کیا ہے

ہ (۱) مگر اس روایت میں یہ آدمی مجہول ہے۔ اسے ابو یعلیٰ نے اپنی مسند ... (۲)

(۱) سنن دارقطنی: 278/2، حدیث: 2668

(۲) الکامل لابن عدی: 790/2

ہے (۳)۔

(۳) تاریخ جرجان، ص: 434، 784

کوئی شخص شد رحال یا محض زیارت قبور ہی کے لیے سفر اختیار کرے تو یہ جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے خود یہ ارشاد فرمایا ہے:

(لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى) ((صحیح البخاری فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینہ حدیث 1189 و صحیح مسلم الحج باب فضل المساجد الثلاۃ حدیث 1397 واللفظ لہ)

ے (1) میری یہ مسجد (2) مسجد حرام اور (3) مسجد اقصیٰ۔''

آپ نے فرمایا:

(«لا تتخذوا قبري عيداً، ولا تجعلوا بيوتكم قبوراً، وحيثما كنتم فصلّوا عليّ فإنّ صلاتكم تبلغني) (سنن ابی داود المناسک باب وزیارۃ القبور حدیث 2042 و ... 367/2)

و میلہ اور اپنے گھروں کو قبریں بنانا اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4ص115